ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

کہنے کو یوں تو عقدۂ مشکل کہیں جسے — دونوں جہاں کا دل ہے مگر دل کہیں جسے

جلوہ فروشِ حسن کی منزل کہیں جسے — وہ ہے زبانِ عشق میں ہم دل کہیں جسے

دیکھی نہ آج تک نگہِ شوق نے کہیں — ایسی نمودِ جلوہ کہ باطل کہیں جسے

اُس جنبشِ نفس پہ ہے اب انحصارِ شوق — آہِ شکستہ بھی تو یہ مشکل کہیں جسے

اک موجِ درد بن گئی ہر سوز و ساز میں — گرمیٔ دل کہ گرمیٔ محفل کہیں جسے

ہستی کا ہر نظام ہے مجبورِ اضطراب — وہ ذرہ کون سا ہے نہ ہم دل کہیں جسے

منزل پہ آکے آپ ہی یہ راز کھل گیا — منزل کا اک فریب ہے منزل کہیں جسے

وہ بھی ہے ایک جلوۂ درپردہ کی نمود — اہلِ نگاہ پردۂ حائل کہیں جسے

اے ناخدا فریبِ تخیل سے ہوشیار — طوفاں کی ایک موج ہے ساحل کہیں جسے

اب کے تو فیضِ عشق سے آئی ہے وہ بہار — اعجازِ خوں فشانیٔ بسمل کہیں جسے

شامِ فراق کیجئے ایسی کوئی فغاں — گرمیٔ سوزِ عشق کا حاصل کہیں جسے

پھر دیکھئے کہ اٹھتی ہیں کتنی قیامتیں — اس کو مٹایئے تو سہی دل کہیں جسے

غربت کی شام تو ہی بتا دے کب آئے گی — ایسی سحر کہ عشرتِ منزل کہیں جسے

دیکھا جو غور سے تو یہ ثابت ہوا مجھے — ناقص وہی ہے سبھی کامل کہیں جسے

زندانِ دو جہاں میں ہے گونجی ہوئی آلم
اک وہ صدا کہ شورِ سلاسل کہیں جسے